بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳

الفضل

روزنامہ قادیان

یوم پنجشنبہ

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۱ ماہ وفا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۷ بجے شام بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ آج حضور نے درس دیا اور زیر تعمیر کوٹھی دیکھنے کیلئے تشریف لے گئے۔

قادیان ۱۱ ماہ وفا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کو تا حال بخار کی شکایت ہے۔ جسم میں درد بھی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو دل کا دورہ ہو جاتا ہے لیکن آج طبیعت اچھی ہے۔ احباب کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں ــــ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالیٰ ملیریا سے بیمار ہے۔ بخار ۱۰۵ اور ۱۰۶ تک ہو جاتا ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب شیخ محمد حسین صاحب صدر محلہ دار الفضل کے لڑکے عبد الحمید صاحب بی۔ اے کا نکاح سلیمہ بیگم صاحبہ بنت جناب ملک محمد طفیل صاحب کے ساتھ دو ہزار روپیہ مہر پر حضرت مولوی شیر علی صاحب نے ۱۰ جولائی کو مسجد مبارک میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ؂

جلد ۳۲ | ۱۳ ماہ وفا ۱۳۲۳ ہش | ۲۱ رجب ۱۳۶۳ھ | ۱۳ جولائی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۶۲

روزنامہ الفضل قادیان ــــــــ ۲۱ رجب ۱۳۶۳ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

تازہ الہام و رویاء

فرمودہ ۸ ماہ وفا بعد نماز مغرب

مرتبہ غلام نبی

فرمایا۔ ان ایام میں میں نے کچھ رویا دیکھے ہیں اور کچھ الہام ہوئے ہیں وہ سنا دیتا ہوں۔

(۱)

میں نے دیکھا ایک جگہ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے دار مسیح کی پہلے زمانہ میں بناوٹ تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے چند سال پہلے۔ اور جس میں آپ کی زندگی کے آخری سالوں میں اور پھر بعد میں تبدیلی کر دی گئی۔ اس وقت وہ ڈیوڑھی جو مشرق کی طرف ہے۔ اور جس طرف حضرت ام المومنین رہتی ہیں۔ اس ڈیوڑھی میں سے گذر کر آگے ایک برآمدہ آتا تھا۔ اس کے پاس سیڑھیاں لگی ہوئی تھیں۔ اس وقت جو صحن تھا (اور جو بعد میں بڑھا لیا گیا) گویا صحن کا پرانا حصہ اس کے شمالی کونہ پر سیڑھیاں چڑھتی تھیں۔ اسی قسم کی سیڑھیاں چڑھتی ہیں۔ نیچے مکان میں میں ہوں۔ میں نے دیکھا۔ کہ ایک سانپ ہے۔ جو مفتی محمد صادق صاحب پر حملہ کر رہا ہے۔ اسی وقت میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ نظر تو سانپ آتا ہے مگر ہے آدمی۔ اس نے مجھ سے کچھ بات بھی کی ہے مفتی صاحب پر اُسے حملہ آور ہوتے دیکھ کر میں ڈرتا ہوں۔ کہ کاٹ نہ لے بہت زہریلا معلوم ہوتا ہے۔ اس وقت یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان سیڑھیوں کے درمیان ایک روک سی بنی ہوئی ہے تا اس پر بغیر اجازت کوئی نہ چڑھے۔ ایک ڈنڈا ایک سرے سے دوسرے سرے تک گزرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مفتی صاحب اگر اس ڈنڈے کے اوپر ہو جائیں۔ تو حملہ کمزور ہو جائے گا۔ اور اگر اس کے نیچے رہیں۔ تو حملہ زور کا ہوگا۔ میں نے مفتی صاحب کا ہاتھ پکڑ کر انہیں ڈنڈے کے اس طرف نکال لیا جب میں نے ان کو نکالا۔ تو سانپ غصہ سے مجھ پر حملہ کرتا ہے۔ میں جلدی اوپر چڑھ گیا۔ اور اس طرف جو روک ہے اس کی پرلی طرف ہو گیا۔ سانپ اُچھل اُچھل کر ڈسنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور بعض دفعہ تو اتنا قریب آ جاتا ہے۔ کہ اگر اِنچ کا پانچواں یا چھٹا حصہ اور آگے بڑھے۔ تو کاٹ لے۔

اس کے بعد میں اندر چلا گیا۔ اس طرف جدھر اُم ناصر کا دالان ہے۔ اور اس میں سے ہو کر میں دفتر کو جاتا ہوں۔ اس کے مغرب میں ایک کمرہ ہے۔ میں وہاں چلا جاتا ہوں وہاں کچھ عورتیں خاندان کی اور کچھ دوسری جمع ہیں۔ میں اپنے آپ کو بیمار نہیں سمجھتا۔ مگر نہ معلوم کس خیال سے وہاں عورتوں کو نماز پڑھانے کے لئے کھڑا ہو گیا ہوں۔ میں نے تو کسی سے ذکر نہیں کیا۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ عورتوں کو احساس ہے۔ کہ سانپ یہاں آ کر حملہ کرے گا۔ اس خیال سے انہوں نے آپ ہی آپ پہرہ مقرر کر دیا۔ جس جگہ میں کھڑا ہوا ہوں۔ اس کے بائیں طرف ایک میز رکھی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس کے نیچے سے ہو کر سانپ حملہ کرے گا۔ میرے پیچھے کوئی عورت ہے۔ معلوم نہیں خاندان کی ہے یا کوئی اور۔ میں نے اُسے بتایا۔ کہ سانپ یہاں سے حملہ کرے گا۔ اس پر وہ چوکس ہو کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد نظارہ بدلا۔ یہ نہیں کہ کوئی اور رویا شروع ہو گیا۔ بلکہ یہ کہ میں نماز سے فارغ ہو کر ایک اور طرف گیا۔ وہاں ایک برآمدہ تو جنوب کی طرف ہے۔ اور ایک مشرق کی طرف۔ اور چوڑائی میں چھوٹا لیکن کافی لمبا صحن ہے۔ وہاں ایک شخص ہے جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس نے تین ہزار روپیہ دینا تھا۔ وہ دینے کے لئے آیا ہے۔ میں نے اُسے کہا۔ ابھی رکھو۔ تھوڑی دیر کے بعد لے لوں گا۔ اس وقت میں نے نام نہیں لیا۔ مگر میری مراد سید حبیب اللہ شاہ صاحب سے ہے۔ میں اسے کہتا ہوں۔ سپرنٹنڈنٹ جیل جو ہیں۔ ان کے گھر یہ روپیہ رکھدو۔ اس وقت کوئی اور شخص کہتا ہے۔ کہ یہ کھا جائیگا۔ یہ بڑا بے اعتبار آدمی ہے۔ اس وقت یہ بھی ساتھ ہی ذہن میں آتا ہے۔ کہ کوئی اور شخص تھا جسے تین ہزار روپیہ دیا گیا تھا۔ اور وہ کھا گیا تھا۔ یہ خیال آنے پر میں نے اُسے آدمی بھیج کر بلوا بھیجا۔ اور کہتا ہوں۔ روپیہ ابھی دے دو۔ اس پر وہ لمبی سی تشریح شروع کر دیتا ہے۔ جیسے نادہند لوگوں کا طریق ہوتا ہے۔ میں نے اسے کہا یہ کیا کہتے ہو۔ مجھے ابھی روپیہ دے دو۔ اس نے پھر لمبی تشریح شروع کر دی۔ میں نے کسی سے کہا۔ ناظر امور عامہ کو بلا لاؤ۔ وہ جھٹ پٹ سید ولی اللہ شاہ صاحب کو بلا لایا۔ میں نے انہیں کہا۔ اس سے پوچھو روپیہ ادا کیوں نہیں کرتا۔ انہوں نے پوچھا۔ تو ان کے آگے بھی بہانہ بنانے لگا۔ میں نے اس پر کہا۔ یہ ہمیں صحیح بات نہیں بتاتا۔ تو اسے پولیس کے حوالے کیا جائے

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور دفتر [illegible]

اس سے تھوڑی دیر بعد سید ولی اللہ شاہ صاحب اسے میرے پاس لائے اور کہا یہ کوئی بات آپ سے کہنا چاہتا ہے۔ آپ اس کی بات سن لیں۔ میں نے کہا بتاؤ کیا بات ہے، تو اس نے کہا میں نے سپرنٹنڈنٹ جیل کے گھر روپیہ رکھا تھا۔ مگر وہاں ادھر ادھر ہو گیا۔ خواب میں ہی میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ سید حبیب اللہ شاہ صاحب کی بیوی پر الزام لگا رہا ہے۔ میں نے کہا کیا وہ چور ہیں تم جھوٹا الزام لگا رہے ہو۔ اس وقت مجھے خیال آیا۔ کہ ام طاہر حمد برآمدہ میں بیٹھی ہیں۔ ان کی عادت تھی۔ کہ ان کے پاس جو بھی کسی کام کے لئے جاتا۔ اس کی سفارش کر دیتیں۔ اور پھر پیچھے ہی پڑ جاتیں۔ کہ اس کا کام کر دیا جائے۔ میں انہیں جا کر کہتا ہوں تو تم نے اس کی سفارش کی تھی۔ اس نے روپیہ کھا لیا۔ وہ کہتی ہیں اس کی عادت ہی ایسی ہے۔ کہ جب کوئی دو ہزار کسی چیز کی قیمت دے۔ تو کہتا ہے میں تین ہزار دیتا ہوں اسی طرح اسکی بات سے دھوکا لگ جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسے نقد روپیہ نہیں دیا گیا۔ بلکہ کوئی چیز دی گئی تھی۔ جس کی قیمت اس نے تین ہزار مقرر کر کے خریدی تھی مگر ادائیگی سے بچنے کی کوشش کرنے لگا۔ میں نے یہ بات سن کر ام طاہر رحمہا اللہ سے کچھ نہیں کہا۔ اور آنکھ کھل گئی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دشمن کی طرف سے کوئی ایسی بات ہونے والی ہے جو خطرہ اور نقصان کا موجب ہو۔ خدا تعالےٰ اپنا فضل کرے۔

(۲)

پھر ایک نظارہ دیکھا کہ میں سورۃ فاتحہ بڑی خوش الحانی سے پڑھ رہا ہوں۔ جب میں نصف تک پہنچا تو میری آنکھ کھل گئی۔ مگر تصرف الٰہی جاری رہا اور باقی حصہ سورۃ فاتحہ کا میں نے جاگتے پڑھا۔ جب ختم کی۔ تو پھر وہ حالت بدلی۔

جیسے پہلے ایک نظارہ میں نے دیکھا تھا۔ کہ ان اولی الناس ببکۃ کا الہام غنودگی میں ہونے کے بعد جب للذین امنوا کے الفاظ یقظہ میں نازل ہوئے تو ان دونوں حالتوں میں فرق تھا۔ پہلی حالت اور رنگ کی تھی۔ اور دوسری اور رنگ کی۔ لیکن اس رویا کی دونوں حالتوں میں کوئی زیادہ فرق نہیں نظر آیا۔ بلکہ تسلسل قائم رہا۔ البتہ جاگتے ہوئے جو حصہ میں نے پڑھا۔ اس وقت اتنا زور نہ تھا۔ جتنا پہلے حصہ میں تھا۔ اس میں شوکت زیادہ تھی۔ اس کے سوا بعد کی حالت اور پہلی حالت میں کوئی فرق نہ تھا۔

(۳)

ایک اور رویا میں نے چھ سات دن ہوئے یہ دیکھا۔ کہ روس کے ملک میں خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔ جیسا کہ کوئی تازہ فتح ہوئی ہے

(ممکن ہے فن لینڈ میں یا کسی اور علاقہ میں روس کو فتح حاصل ہو)

(۴)

آج صبح مجھے الہام ہوا افسوس کہ میں نے اسے لکھ نہ لیا۔ اور ایک لفظ بیچ میں سے بھول گیا۔ الہام یہ تھا۔

"وہ بہت بدخواہ تھا یا بدکن تھا (یہ لفظ بھول گیا کہ بدخواہ تھا یا بدکن۔ مگر اس کا مفہوم یہی تھا کہ شرارت کا اظہار ہوتا تھا۔) میرے لئے بھی اور سب کے لئے بھی"

اس کے ساتھ اس شخص کا نام بھی القا کیا گیا۔ جو میں ظاہر نہیں کرتا وہ شخص اونٹ کی طرح کینہ ور ہے۔ چونکہ اس کے متعلق "تھا" کا لفظ آیا ہے اسلئے ممکن ہے جلد ہی وہ مر جائے اور نقصان نہ پہنچا سکے۔ یا اسے کوئی اور عذاب پہنچے۔ جس سے اس کا شر کمزور پڑ جائے جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ جب الہام کی حالت جاتی رہی تھی۔ تو وہ لفظ مجھے یاد تھا۔ بلکہ کئی گھنٹہ تک یاد رہا۔ مگر شام کے قریب بھول گیا "سب کے لئے" کی یہ تفہیم ہوئی کہ اس سے مراد احمدیہ جماعت ہے۔ یعنی وہ ساری جماعت کا اور بالخصوص میرا دشمن تھا اس کے ساتھ اس کا نام بھی بتا دیا گیا۔ وہ ایسا شخص ہے۔ کہ اس کا مجھ سے کوئی خاص تعلق نہیں۔ یعنی معاملات کے لحاظ سے ایسا بے تعلق ہے۔ کہ ذہن میں اس کا نام خود بخود آنے کی کوئی وجہ نہیں۔

۹ ماہ وفا بعد نماز مغرب

(۵)

کل میں نے چند رویا اور الہام سنائے تھے ایک رویا سنانا بھول گیا تھا۔ جو یہ ہے میں نے دیکھا میں اسی جگہ بیٹھا ہوں۔ ایک دوست اپنی جماعت کے جو مخلص ہیں۔ وہ مجلس سے اٹھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی کام کے لئے اٹھے ہیں۔ اور اس کے لئے ادھر سیڑھیوں کی طرف گئے ہیں۔ مسجد کا وہ سامنے کا کونا جہاں ٹین لگا ہوا ہے۔ وہاں چھوٹی سی دیوار معلوم ہوتی ہے۔ اور سیڑھیاں ننگی ہیں۔ اوپر سے چھتی ہوئی نہیں ہیں۔ وہ دوست اس طرح اٹھ کر گئے۔ جیسے کوئی چیز اٹھانے جاتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ انکا سر جھکا گیا ہے۔ وہاں کونے پر جا کر انہوں نے اپنا ایک پاؤں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

۹ ماہ وفا آج بعد نماز مغرب کی مجلس میں حضور نے پہلے اپنا ایک رویا سنایا۔ جو اسی پرچہ میں درج کیا گیا ہے۔ پھر کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المومن اخذھا حیث وجدھا کی نہایت لطیف تشریح فرمائی۔ فرمایا ایسی چیز جو اپنے اندر فوائد و اغراض رکھتی ہے۔ وہ خواہ کہیں ہو مومن کی گم شدہ چیز ہے۔ اگر وہ مومن کے پاس نہیں ہے۔ تو اسے اس لئے حقارت اور نفرت سے نہیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ کسی کافر یا منافق کے پاس ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اوہو یہ تو میری چیز تھی۔ جسے کافر یا منافق لے گیا۔

اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سبق دیا ہے کہ مومن کوئی کام بغیر حکمت نہیں کرتا۔ اور مومن وہ ہے جو ہر حکمت کو اپنے اندر جمع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اپنی ملکیت کو دیکھ کر کوئی چھوڑتا ہے؟ اگر کسی کا بچہ کھویا گیا ہو۔ اور وہ کہیں اسے مل جائے۔ تو کیا اسے چھوڑ دے گا قطعاً نہیں۔ پس مومن جب کوئی اچھی چیز دیکھتا ہے۔ تو فوراً تاڑ جاتا ہے۔ کہ یہ تو میری ہے۔ پھر خواہ وہ کہیں ہو۔ اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

فرمایا۔ اگر ہماری جماعت کے لوگ اس بات کو صحیح طور پر سمجھ لیں۔ تو بہت جلدی ترقی ہو سکتی ہے۔ بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ جو کچھ ان کے پاس ہو۔ اسی پر کفایت کر لیتے ہیں۔ اور جو اچھی باتیں دشمن میں پائی جائیں۔ ان سے نفرت و حقارت کا اظہار کرتے ہیں۔ اس سے دشمن کا تو نقصان نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کے پاس اچھی چیز ہوتی ہے۔ جس سے وہ فائدہ اٹھاتا ہے۔ مگر نفرت کا اظہار کرنے والے کا نقصان ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اس چیز کو حاصل نہیں کرتا۔ اور اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

فرمایا۔ مومن کی کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ خوبی جہاں بھی اسے نظر آئے اس کا اعتراف کرے اور اسے اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ بعض لوگوں میں یہ بھی نقص ہوتا ہے۔ کہ انہیں دوسروں کی خوبی تو نظر آ جاتی ہے۔ مگر اپنوں کی نظر نہیں آتی۔ اور اپنوں میں نقص ہی نکالتے رہتے ہیں۔ آخر یہ نقص ان کی ٹھوکر کا موجب بن جاتا ہے۔

فرمایا۔ دیکھو جرمنی کی موجودہ حالت یہ ہے کہ شکست پر شکست کھا رہی ہے۔ اور جرمن اس کا اعتراف کرتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے ان کا حوصلہ اور دلیری قائم ہے یہ ایک خوبی ہے۔ اس کا نہ صرف اعتراف کرنا چاہیئے۔ بلکہ اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے اسی طرح اخباروں میں جو بھی اچھی بات کسی قوم کے متعلق پڑھی جائے۔ اسے اپنا سمجھنا چاہیئے۔ اور اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے

خاکسار۔ غلام نبی

یہ دیکھ کر میں حیران ہوتا ہوں کہ نیچے تو گڑھا ہے۔ یہ کیا کرنے لگے ہیں۔ پھر خیال آتا ہے۔ کہ کسی چیز کی تلاش کے طور پر پاؤں آگے رکھ رہے ہیں۔ میں یہ نہیں سمجھتا کہ اترنے لگے ہیں۔ پھر انہوں نے اپنا دوسرا پاؤں بھی آگے بڑھا دیا۔ اتنے میں ان کے نیچے گرنے کی آواز آئی۔ میں دوڑا اور انہیں آواز دی۔ کہ چوٹ تو نہیں آئی۔ انہوں نے کچھ جواب دیا۔ جو میری سمجھ میں نہیں آیا۔ مگر مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ وہ زندہ ہیں۔ کچھ اور لوگ دوڑ کر نیچے ان کے پاس گئے۔ ان سے میں نے پوچھا ان کا کیا حال ہے۔ تو انہوں نے کہا چوٹیں آئی ہیں۔ مگر زندہ ہیں

اتنے میں کوئی اور شخص آیا۔ اور آ کر کہنے لگا۔ کہ وہ تو گر کر چور چور ہو گئے ہیں۔ اس پر میں نے خیال کیا۔ کہ یہ اس کا قیاس ہے۔ اس نے خود ان کی حالت نہیں دیکھی۔

جن کے متعلق میں نے یہ رویا دیکھا وہ مخلص آدمی ہیں۔ اور اس طرح گرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دینی لحاظ سے گرنا نہیں ہے۔ کیونکہ میرا تعلق ان سے قائم رہا۔ میں ان کے گرنے پر دوڑ کر گیا۔ ان سے سوال کیا۔ اور ان کا حال پوچھا۔ اس کا انہوں نے جواب دیا میں نے ان کا انجام نہیں دیکھا۔ وہ مشتبہ رہا۔ ممکن ہے انہیں کوئی جانی یا مالی تکلیف پیش آئے ؁

جماعت احمدیہ کے خلاف ویر بھارت کے مضامین

روزنامہ اخبار "ویر بھارت" لاہور سناتن دھرمی ہندوؤں کا اخبار کہلاتا ہے۔ لیکن اس کی اصول پرستی اپنے دھرم سے وابستگی اور سناتن دھرمی ہندوؤں کی نمائندگی کا یہ حال ہے۔ کہ پچھلے دنوں جب مسلمانوں نے بانی آریہ سماج کی نہایت دلآزار کتاب "ستیارتھ پرکاش" کے ان حصوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ جن میں تمام مذاہب کے بانیوں اور پیشواؤں کے خلاف انتہا درجہ کی بے ہودہ سرائی کی گئی ہے۔ اور جن میں سناتن دھرم والوں کی وہ ہستیاں بھی شامل ہیں جنہیں وہ بڑا بزرگ سمجھتے۔ اور ان کی بڑی عزت کرتے ہیں۔ تو اسی "ویر بھارت" نے آریوں سے بھی چار قدم آگے بڑھ کر "ستیارتھ پرکاش" کی حمایت کی۔ اور یہاں تک لکھ دیا۔ کہ "جس طرح عیسائیوں کو بائیبل اور مسلمانوں کو قرآن پیارا ہے۔ اسی طرح ہمیں ستیارتھ پرکاش پیاری ہے۔" (ویر بھارت ۲۵ نومبر ۱۹۴۳ء) حالانکہ "ستیارتھ پرکاش" کے متعلق خود آریوں کا بھی نہ صرف یہ دعوےٰ نہیں۔ بلکہ وہ اسے مختلف مذاہب کی الہامی کتب قرآن انجیل توریت کے مقابلہ کی نہیں سمجھتے ہیں۔ چنانچہ انہی دنوں مشہور آریہ اخبار "پرتاپ" (۱۸ جولائی) نے لکھا۔

"آریہ سماج ستیارتھ پرکاش کو الہامی نہیں مانتا۔ نہ اسے وید کا درجہ دیتا ہے اور جب ان کتب کا ذکر آئے گا۔ جنہیں مختلف مذاہب الہامی مانتے ہیں۔ تو ان میں ستیارتھ پرکاش کا نام نہیں ہو سکتا۔"

ایک طرف ستیارتھ پرکاش کے متعلق آریوں کے اس عقیدہ کو دیکھئے۔ اور دوسری طرف اس کے متعلق "ویر بھارت" کے ادعا کو دیکھئے۔ جو ان کروڑوں انسانوں کی نمائندگی کا دعویدار ہے۔ جن کے پیشواؤں اور بزرگوں کے متعلق یہاں تک ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ کہ وہ "غفلت اور شہوت میں غرق ہو گئے۔"

جو اخبار اپنی ذاتی اغراض کی خاطر اپنی قوم اور اپنے مذہب سے اتنی بڑی غداری کر سکتا ہے۔ اس کے جماعت احمدیہ کے خلاف ایسی بے بنیاد اور فرسودہ باتیں دہرانے کی وجہ جن کی بارہا تردید کی جا چکی ہے باآسانی سمجھ میں آ سکتی ہے۔ اور "قادیان کے ہٹلر" کے عنوان سے جو سلسلہ مضامین اس میں بے نام درج ہو رہا ہے۔ (حالانکہ اس کا طریق عمل یہ ہے کہ ایڈیٹوریل سٹاف میں سے بھی اگر کوئی چند سطری نوٹ لکھے تو اس کے نیچے اپنا نام درج کرتا ہے) اس کی غرض معلوم ہو سکتی ہے اگر ضرورت محسوس ہوئی۔ تو "ویر بھارت" کی اس شرارت کا تو دوسرے رنگ میں جواب دیا جائے گا۔ فی الحال اگلے پرچہ سے ان غلط بیانیوں کی تردید کی جائیگی۔ جو ۱۰ جولائی کے اخبار میں میونسپل معاملات کے متعلق اس نے کی ہیں۔ کہ یہی باتیں نئی ہیں ورنہ باقی سب کچھ تو انہی لوگوں کا اگلا ہوا ہے۔ جو کئی بار مونہہ کی کھا چکے ہیں۔ چونکہ اب انہیں خود سامنے آنے کی جرأت نہیں۔ اس لئے کرایہ کے ٹٹوؤں سے کام لینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں ؁

خدا کے مصلح موعود کا پیغام

فرمایا "وہ لوگ جنہوں نے اس تحریک میں حصہ تو لیا۔ مگر اپنی طاقت سے کم حصہ لیا ہے۔ میں ان کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی کمی کو پورا کر لیں۔ اور اپنے چندہ کی فہرست کو دیکھ کر گزشتہ سالوں کی کمی کو نمایاں اضافوں کے ساتھ پورا کر لیں (دس سالہ حساب کی تصدیقی چٹھی کو جو نہ صرف سال دہم کا چندہ ادا کر چکے ہیں۔ گزشتہ سالوں کی بقایا یا خالی سالوں کی رقوم بھی ادا کر چکے ہیں ارسال ہو چکی ہے۔ آپ حضور کے اس ارشاد کے ماتحت نمایاں اضافہ کرنے کی پوری کوشش کریں۔ اور جنہوں نے سال دہم کا چندہ ادا نہیں کیا وہ ۳۱ جولائی تک ادا کریں۔ اس لئے کہ ہندوستان کے لئے ۳۱ جولائی کی تاریخ السابقون کا دوسرا دور ہے۔)

مجھے معلوم ہے کہ کئی لوگ ایسے ہیں جن کی صرف پچاس ساٹھ روپیہ تنخواہ ہے۔ مگر انہوں نے اس تحریک میں سو سو روپیہ چندہ دیا ہے۔ (آپ اپنی دس سالہ قربانی کا نقشہ سامنے رکھیں اور پھر اپنی ماہوار آمد کو دیکھیں اور غور کریں۔ کہ حضور کے ان الفاظ کے مقابل پر کس درجہ کی قربانی ہے۔ اگر آپ کی مالی طاقت سے قربانی میں کمی ہے۔ تو اب نمایاں اضافہ سے اس کا ازالہ کریں۔) اور کئی لوگ ایسے بھی ہیں جن کی دو دو سو روپیہ تنخواہ ہے۔ مگر انہوں نے دس یا بیس روپے چندہ دیا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے بھی وقت ہے کہ وہ اپنی کمی کو پورا کر لیں۔ یاد رکھو چھلکا کام نہیں آ سکتا۔ مغز کام آتا ہے۔ اسی طرح نام نہیں آ سکتا حقیقت کام آیا کرتی ہے۔ بے شک ایسے لوگوں نے ظاہری قواعد کو پورا کرتے ہوئے تحریک جدید میں اپنا نام لکھوا لیا ہے۔ مگر ثواب ہم نے نہیں دینا بلکہ خدا نے دینا ہے۔ اور خدا جانتا ہے کہ چندہ اپنی طاقت کے مطابق دیا گیا ہے۔ یا طاقت اور توفیق سے کم دیا گیا ہے۔ پس وہ لوگ جنہوں نے اس تحریک میں کم حصہ لیا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اپنی کمی کو پورا کر لیں۔ تا کہ جب خدا تعالیٰ کے دین کے گھر کی بنیاد رکھی جائے۔ اس وقت تمہارے لئے بھی ایک نیک خاندان کی بنیاد رکھ دی جائے۔ اور اس دنیا اور آخرت میں تمہاری جڑیں ایسی مضبوطی سے قائم ہو جائیں۔ جیسے ایک بہت بڑے شاندار اور پھل لانے والے درخت کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔

پس آپ نہ صرف سال دہم ہی ۳۱ جولائی تک ادا کریں۔ بلکہ اگر آپ کے گزشتہ سالوں میں کمی ہے۔ تو اس کا بھی ازالہ کریں۔ اور اپنے حساب اپنے سامنے رکھ کر اپنی آمد کا مقابلہ کریں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

نفع مند کام

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانا چاہیں انہیں چاہیئے۔ کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائداد کی کفالت پر لیا جائے گا۔ جو ہر طرح سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔ اور نفع لائے گا۔ (ناظر بیت المال قادیان)

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی بندہ پروری

شیخ یوسف علی صاحب مرحوم و مغفور نے قریباً دس گیارہ سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور پرائیویٹ سکرٹری کے فرائض سر انجام دئے۔ اس خدمت کو ہمارے تعلق پرور آقا نے خوب ہی یاد رکھا۔ شیخ صاحب مرحوم کے فرزند اکبر شیخ محمود مظفر صاحب مرحوم کے متعلق جنکی وفات ۲۵ جون ۱۹۴۴ء کو ہوئی۔ خاکسار کو ماہ اپریل میں علم ہوا۔ کہ وہ مرض سل میں مبتلا ہو گئے ہیں خاکسار نے اس کا ذکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے حضور کی دہلی سے واپسی پر امرتسر سٹیشن پر کیا۔ حضور کو بہت ہی فکر ہوا۔ گرمیاں آرہی تھیں۔ حضور نے اُسی وقت فرمایا۔ کہ عزیز مرحوم کو کسی پہاڑ پر کسی سینی ٹوریم میں داخل کرا دیا جائے۔ جملہ اخراجات کا انتظام حضور فرمائیں گے۔ اُسی وقت سٹیشن پر ہی حضور نے جناب درد صاحب پرائیویٹ سکرٹری کو بلا کر ہدایات دیں۔ کہ جلد سے جلد سالی سینی ٹوریم نزد کوہ مری یا دھرم پور سینی ٹوریم نزد شملہ میں جگہ کا انتظام کیا جائے۔ اخراجات کا اندازہ ڈیڑھ پونے دوصد ماہوار کا تھا۔ جس کی حضور نے فوراً منظوری دے دی۔ عزیز کو اور انکی والدہ صاحبہ محترمہ اور دیگر عزیزان کو دہلی سے زیادہ سے زیادہ سہولت اور آرام کے ساتھ لانے کے لئے جتنے اخراجات کی ضرورت تھی وہ فوراً دلوا دئے۔ اور دفتر میں ایک مستقل حکم عزیز کے اخراجات کے لئے جاری فرما دیا۔ تاکہ علاج اور تیمارداری میں خرچ کی کمی کی وجہ سے کوئی کسر نہ رہ جائے۔ حضور عزیز کے متعلق اس کی وفات تک دریافت حالات اور دعائیں فرماتے رہے۔

حضور نے شیخ صاحب مرحوم کے گھر والوں اور بچگان کا پورے دس سال کے لئے وظیفہ منظور فرما دیا ہے۔ سچی بات یہی ہے۔ کہ مکارم اخلاق انسانی کا سب سے بڑا معیار یہی وفاداری و بندہ پروری ہے۔ حضور ہمیشہ شاہانہ حوصلہ سے اپنے دامن سے وابستگان کی بے شمار خطاؤں سے درگذر فرماتے اور اُن پر شفقت و محبت کی بیدریغ بارشیں برساتے رہتے ہیں۔ اگر حجاب مانع نہ ہوتا۔ تو ذاتی واقعات کی بناء پر اس باب میں وہ کچھ بیان کیا جا سکتا ہے۔ جو ایک ضخیم کتاب میں بھی نہ سما سکے۔ مجھے ڈر ہے۔ کہ حضور کہیں اتنے سے اظہار کو بھی ناپسند نہ فرمائیں۔ لیکن میں عرض کرونگا۔ کہ

ترا صبا و مرا آب دیدہ شد غماز

شیرہ چشم و بد اندیش حاسد اگر حسن و احسان میں اس مماثلت کو نہ دیکھ سکیں۔ جو حضور کو حضرت جری اللہ فی حُلل الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔ تو اس میں حضور کا کیا قصور۔ یہ یونہی تو نہیں۔ کہ دل بے اختیار اس طرف کھینچے چلے جاتے ہیں۔ خواجہ حافظ نے کتنی دلوں کی کیا خوب ترجمانی کی ہے ؎

بندہ پیر خراباتم کہ لطفش دائم است
ورنہ لطف شیخ و زاہد گاہ ہست و گاہ نیست

خاکسار عطاء اللہ پلیڈر امرتسر

انفرادی ممبران انصار اللہ کے متعلق منظوری

جو انصار ایسی جماعتوں میں تھے۔ جہاں بلحاظ تعداد مجلس انصار اللہ قائم نہیں کی جا سکتی تھی۔ ان کو افراد انصار کے طور پر انصار اللہ میں شامل کر لیا گیا ہے۔ اور ان کا نام مرکز میں براہ راست افراد انصار کے رجسٹر میں درج کر لیا گیا ہے۔ وہ براہ راست مرکز کی ہدایات کے ماتحت انصار اللہ کے فرائض انجام دیا کریں گے۔

اور دوست بھی اگر اسی طرح اکّے دُکّے بلحاظ عمر زائد از چالیس سال ایسی جگہ پر رہتے ہوں۔ جہاں احمدیہ جماعت نہیں۔ یا ایسی جماعت ہے۔ جہاں دو سے زیادہ انصار اللہ کے ممبر نہیں۔ اُنہیں چاہیئے۔ کہ وہ بھی بہت جلد انصار اللہ کی اس تنظیم میں شامل ہو جائیں۔

جن احباب کو انصار اللہ کی انفرادی تنظیم میں شامل کیا گیا ہے۔ ان کی پہلی فہرست حسب ذیل ہے:-

(۱) میاں محمد یوسف صاحب چیف کیسٹ ٹنڈہ
(۲) حکیم انوار حسین صاحب ۔ بلب گڑھ
(۳) میاں فہیم الدین صاحب ۔ "
(۴) بابو محمد شفیع صاحب میانوالی
(۵) میاں عبد الحمید صاحب "
(۶) مستری نذیر محمد صاحب ڈیرہ اسمٰعیلخاں
(۷) بابو محمد حسن صاحب "
(۸) میاں سردار خاں صاحب کالا باغ
(۹) میاں چراغ دین صاحب "
(۱۰) سید صادق حسین صاحب وکیل و جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ
(۱۱) ایچ ۔ ایم مرغوب اللہ صاحب مالاکنڈ
(۱۲) مولوی محمد عبد اللہ صاحب مالاکنڈ
(۱۳) ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب آدم پور
(۱۴) حافظ احمد الدین صاحب ڈنگہ
(۱۵) بابو عطا محمد صاحب پنشنر "
(۱۶) حاجی چوہدری مہر الدین صاحب موضع کمبوہ

صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ

تقرر عہدہ داران مجالس انصار اللہ

مندرجہ ذیل مجالس انصار اللہ کے لئے عہدہ داران ذیل کا تقرر منظور کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ ان کے فرائض منصبی کی انجام دہی میں ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

۱۔ فتحپور ضلع گجرات ۔ زعیم مرزا محمد حسین صاحب
۲۔ سرائے نورنگ " صاحبزادہ محمد طیب صاحب
۳۔ طالب پور ۔ زعیم چوہدری نذیر احمد صاحب
مہتمم مال چوہدری فضل محمد صاحب
" تبلیغ میاں شیر محمد صاحب
۴۔ بنوں ۔ زعیم ۔ میاں محمد حسین صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین پی ڈبلیو ڈی
۵۔ کنری سندھ ۔ " ڈاکٹر احمد الدین صاحب
سکرٹری مولوی عبد الباقی صاحب ایم ۔ اے
۶۔ سرگودھا ۔ زعیم ۔ قریشی محمد سعید صاحب ۔
سکرٹری ۔ بابو محمد بخش صاحب سگنیلر
۷۔ ہرداپلی نگریا ۔ زعیم ۔ چوہدری قمر علی صاحب
۸۔ حیدرآباد سندھ ۔ میر مرید احمد صاحب
۹۔ وینگورلا (بمبئی) حکیم محمد یوسف صاحب رئیس
۱۰۔ چک ۱۱۶ ضلع سرگودھا ۔ مہتمم تبلیغ سید غلام جیلانی شاہ صاحب
۱۱۔ گورداسپور زعیم مرزا عبد الحق صاحب وکیل
سکرٹری بابو قاسم الدین صاحب
۱۲۔ گوجرانوالہ ۔ زعیم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ
مہتمم تعلیم و تربیت قاضی علی محمد صاحب ٹیچر
" تبلیغ شیخ صاحبدین صاحب ڈھینگرہ ہاؤس

شیخ مصری صاحب کے ایک بیان پر حلفی اعلان

کئی روز ہوئے خاکسار کے نام لاہور سے ۸ مارچ ۱۹۴۴ء کا پیغام صلح آیا۔ میں نے اس کے جستہ جستہ مضامین دیکھے۔ ان میں سے ایک شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کا لمبا مضمون ہے۔ جس کا عنوان ہے "واقعات کی روشنی میں ... جناب میاں صاحب مکرم کی قرآنی علوم میں تعلّی" اور اس میں آیت استخلاف پر طویل بحث کر کے جواب طلب کیا ہے۔ اور دس بارہ جگہ لفظ تعلّی اور جماعت احمدیہ کی ذہنیت تعلّیوں سے متأثر ہونے والی تحریر کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا میں اُس خدائے علیم و خبیر کی قسم کھا کر لکھتا ہوں۔ جو ہر شے کا ناظر ہے۔ اور ہر جگہ ہر وقت حاضر ہے کہ ۱۹۲۶ء کے ماہ اگست میں جب حضرت مصلح موعود نے ڈلہوزی سے آکر قرآن کریم کا درس مسجد اقصیٰ میں شروع فرمایا تو خاکسار بھی حاضر تھا۔ ایک روز بعد ختم درس مسجد سے لوگ چلے۔ تو ختم صحن مسجد پر میں نے شیخ صاحب موصوف سے کہا کہ شیخ صاحب ہم لوگ تو متاخرین میں سے ہیں اور آپ متقدمین میں سے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے معارف قرآنیہ سنے حضرت خلیفہ اولؓ سے قرآن سنا۔ خود تفسیرہائے سابقہ کا مطالعہ کیا۔ کیا جناب کے نزدیک بھی کوئی نئی بات حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ اسپر شیخ صاحب نے فرمایا کہ مفسرین سابق سے تو زیادہ ہم لکھ سکتے ہیں باقی سب کو ہی سُنا۔ لیکن یہ تو جو کچھ بیان کرتے ہیں۔ نیا یا نرالا ہی ہوتا ہے۔ اب حضرت مصلح موعود کے وابستگان دامن پاک کو شیخ مصری صاحب بدقسمت فرماتے ہیں۔ کہ محض تعلّیوں سے خوش ہو جاتے اور متأثر ہوتے ہیں۔ لیکن انہیں اپنی وہ بدقسمتی یاد نہ ہوگی کیونکہ جس وقت آپ بدقسمتوں کی صفِ اول میں تھے۔ موجودہ خوش قسمتی کی خبر نہ تھی۔ گویا مصلح موعود کی موافقت بدقسمتی اور مخالفت خوش قسمتی ہے۔ اناللہ

اگر شیخ صاحب میرے اس بیان کو باور نہ کریں۔ یا عدم یاد کا عذر فرمائیں۔ تو میں جیسی مؤکد بعذاب قسم شیخ صاحب فرمائیں کھانے کو تیار ہوں۔ ہاں لفظوں پر نہیں۔ مطلب و مفہوم پر*

(خاکسار قاسم علی قادیانی رامپور)

اعلان

بحوالہ الفضل نمبر ۱۳ جلد ۳۲ مورخہ ۴ جون ۱۹۴۴ء صفحہ ۵

میں نے حق مہر مبلغ ۲۵۰۰/- روپیہ کی بجائے مبلغ ۵۰۰۰/- روپیہ ادا کرنا منظور کر لیا ہے۔ لہٰذا یہ تصحیح کرائی جاتی ہے۔ (خاکسار کیپٹن مظفر علی بی۔اے۔ آئی۔اے۔او۔سی۔ بقلم خود)

ادائیگی حصہ جائداد

سید محمد حسین شاہ صاحب اکسٹرا نائب تحصیلدار شہر سیالکوٹ موصی نمبر ۲۵۳۱ نے پہلے بھی تمام جائداد کا حصہ ادا کر دیا تھا۔ اور اب جبکہ انہوں نے نئی جائداد پیدا کی۔ تو اس کا بھی انہوں نے کل حصہ ادا کر دیا ہے۔ دوسرے موصیوں کو بھی چاہیئے کہ اپنی زندگی میں ہی حصہ جائداد ادا فرما دیں۔

وی۔ پی ارسال کر دیئے گئے ہیں احباب وصول فرما کر ممنون فرمائیں

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۱۱ جولائی۔ جنرل ڈیگال نے کل ایک پریس انٹرویو میں کہا۔ کہ فرانس اور تمام دنیا کے امن وامان کے قیام کیلئے رائن لینڈ کا فرانسیسی قبضہ میں ہونا ضروری ہے۔ میں اپنا ہیڈ کوارٹر بہت جلد الجیرس سے آزاد شدہ فرانسیسی علاقہ میں منتقل کرونگا۔ امریکہ میں میری آمد کا مقصد پورا ہوگیا ہے۔ امریکہ اور فرانس کے مفاد سے متعلق مشترکہ امور پر بات چیت ہوگئی ہے۔

لنڈن ۱۱ جولائی۔ لارڈ ہیلی فیکس کو ارل کا خطاب دیا گیا ہے۔ اور ان کا لڑکا اب لارڈ ارون کہلائے گا۔

واشنگٹن ۱۱ جولائی۔ پچھلے دنوں جاپان کی اصل سرزمین پر جو ہوائی حملہ کیا گیا تھا۔ اس میں یاواٹا کے فولادی کارخانوں کو بہت بھاری نقصان پہنچا ہے۔

واشنگٹن ۱۱ جولائی۔ جنرل میکارتھر کے ہوائی جہازوں نے کیرولین سے نیوگنی اور نیو برٹن میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے۔ اڈاپے اور ویواک کے درمیان میں جاپانی چوکیوں پر بھی حملے کئے گئے۔

کانڈی ۱۱ جولائی۔ شمالی برما میں چینی فوج نے میچینا کے جنوب میں کچھ اور کامیابی حاصل کی ہے۔ چینی فوج کے کچھ دستے وادی موگانگ کی بڑی سڑک کو دشمن سے صاف کر رہے ہیں۔ میچینا سے ۵ میل جنوب مشرق میں کچھ اور کامیابی بھی حاصل کی گئی ہے۔

لنڈن ۱۱ جولائی۔ اٹلی میں اتحادی افواج کے سپریم کمانڈر جنرل الیگزینڈر لنڈن آئے۔ اور مسٹر چرچل اور فوجی افسروں سے اہم مسائل پر گفتگو کی۔

سرینگر ۱۱ جولائی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سکرٹری نے ایک بیان میں کہا کہ ملک خضر حیات خان عمداً واقعات پر پردہ ڈال رہے ہیں۔ انہوں نے لیگ کے ڈسپلن کی خلاف ورزی کی۔ اور جب جواب طلبی کی گئی۔ تو سکندر جناح پیکٹ کا قصہ بیچ میں لے آئے۔ اور اب فیڈرل کورٹ کے جج کا فیصلہ لینا چاہتے ہیں۔ مگر اسلامی جماعتوں کی تاریخ میں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی۔

لاہور ۱۱ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ہائی کورٹ کھلنے پر ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر لالہ اچھرو رام کو جج مقرر کیا جائیگا۔ آپ کی عمر اس وقت ۵۵ سال ہے۔ اور آپ ۶۰ سال کی عمر تک اس عہدہ پر کام کر سکیں گے۔

لنڈن ۱۱ جولائی۔ ٹوکیو ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ دس امریکن طیاروں نے جاپان خاص پر پھر بمباری کی کوشش کی۔ مگر ان کو بھگا دیا گیا۔ چند ایک بم گرے جن سے دو ہسپتالوں کو نقصان پہنچا۔

چنگکنگ ۱۱ جولائی۔ چین کے چیف آف دی جنرل سٹاف نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ سال جنگ میں جاپان کے ایک لاکھ ۶۵ ہزار ۴۴۱ سپاہی ہلاک ہوئے۔ ہلاک و مجروح ہونے والے چینیوں کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار ۹۶۳ ہے۔

سٹاک ہالم ۱۱ جولائی۔ سویڈن کے اخباروں کا بیان ہے کہ اڑنے والے بموں کے مقابلہ کے لئے برطانی سائنسدانوں نے جواب تیار کر لیا ہے۔ یہ خفیہ ہتھیار ایک شعاع ہے۔ جو وسیع علاقہ میں تباہی مچا سکتی ہے۔

لاہور ۱۱ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مجلس احرار اسلام ہند نے اپنی شاخوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ تنظیم اور والنٹیروں کی بھرتی کو تیز تر کریں۔ کیونکہ ممکن ہے۔ مستقبل میں ہمیں ایک بار پھر کڑی آزمائش سے گذرنا پڑے۔ اور قربانیاں دینی پڑیں۔ قیاس یہ ہے۔ کہ احراری پاکستان کے مسئلہ پر لیگ کو سول نافرمانی کی دعوت دینگے۔

پٹیالہ ۱۱ جولائی۔ ریاست پٹیالہ میں گورمکھی کو ذریعہ تعلیم بنانے کا تجربہ کیا جا رہا تھا۔ جو ناکام ثابت ہو چکا ہے۔ ۸۴ استادوں نے گورمکھی کا امتحان دیا تھا۔ مگر ان میں سے صرف ۲۷ کامیاب ہوئے۔

لنڈن ۱۱ جولائی۔ اڑنے والے بموں سے لنڈن کا مشہور پیلیس ہوٹل تباہ ہوگیا۔ لنڈن کا فوجی گرجا گھر بھی برباد ہوگیا ایک لارڈ اور کئی فوجی افسر ہلاک ہوگئے۔ لنڈن سے عورتوں اور بچوں کا اخراج وسیع پیمانہ پر ہو رہا ہے۔

لاہور ۱۱ جولائی۔ خواجہ نذیر احمد صاحب سابق سپیشل آفیشل ریسیور کے خلاف تین مقدمات کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ ایک مقدمہ میں آپکو بری کر دیا گیا۔ اور باقی دو میں کل بارہ سال قید اور ساٹھ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا آپ کو دی گئی۔ بعد میں ہائیکورٹ نے آپکو ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا۔

برن ۱۱ جولائی۔ برلین میں زبردست افواہ ہے۔ کہ ہٹلر نے آسٹریا کے پہاڑوں میں اپنے لئے نئی جائے رہائش بنوائی ہے۔ اور برچیسگاڈن کو چھوڑ کر وہاں چلا گیا ہے۔ نئی جائے رہائش بمباری کے لحاظ سے پہلے کی نسبت زیادہ محفوظ خیال کی جاتی ہے۔

کلکتہ ۱۱ جولائی۔ گورنر بہار کی بیگم لیڈی ردرفورڈ گورنمنٹ ہاؤس کلکتہ میں بطور مہمان ٹھیری ہوئی تھیں۔ کہ ان کا چھ ہزار روپیہ کی مالیت کا ہار ڈریسنگ ٹیبل سے گم ہوگیا۔

شیلانگ ۱۱ جولائی۔ جنوبی سلہٹ کی ایک ٹی سٹیٹ میں ایک عمارت گرنے سے ۳۰۴ اشخاص ہلاک اور ۹۵ مجروح ہوئے تھے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ان میں ۹۷ فیصدی مسلمان ہیں۔ آسام پراونشل مسلم لیگ نے حادثہ کے اسباب کی تحقیقات کرائے جانے کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔

لنڈن ۱۱ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بحیرہ ہند میں جاپانی آبدوزوں کی نسبت جرمن آبدوزیں ابھی تک زیادہ سرگرمی دکھاتی ہیں۔ مشرقی بیڑے کے کمانڈر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ان پر جلد ہی قابو پالیا جائے گا۔

لنڈن ۱۱ جولائی۔ مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے۔ کہ ردوبار انگلستان میں جرمن آبدوزوں کی مہم بالکل ناکام رہی ہے۔ اور اس طرح جرمن یو بوٹوں کو اس جنگ کی عظیم ترین شکست ہوئی۔ فرانس پر اتحادی چڑھائی کے دوران میں ایک بھی اتحادی جہاز نہیں ڈوبا۔

لنڈن ۱۱ جولائی۔ نارمنڈی میں کروناں سے پندرہ میل جنوب کی طرف امریکن فوج نے ایک نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ جو آج صبح چھ بجے شروع ہوا۔ حملہ سے پہلے توپوں نے سخت گولہ باری کی۔ اس کے بعد پیدل دستے گولیوں کی بوچھاڑ میں آگے بڑھے۔ اور ایک علاقہ میں کئی سو گز بڑھ گئے۔ یہ حملہ دراصل سالو پر کیا گیا ہے۔ جو سڑکوں کا اہم مرکز ہے۔ اور جو اب صرف دو میل دور رہ گیا ہے۔

نارمنڈی کے مشرقی علاقہ میں اوڈوں اور اوراں کے موڑ میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ کل ہم نے جو علاقہ لے لیا تھا۔ اسے واپس لینے کے لئے دشمن نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ کاں سے کچھ اور قریب کینیڈین فوج نے ڈوینی اور ایک اور گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ لودینی کافی مضبوط چھاؤنی سمجھی جاتی ہے۔ اس علاقہ میں لڑائی کی حالت صاف نہیں۔

آج سویرے جنرل منٹگمری نے اپنی فوجوں کے نام ایک پیغام میں کہا۔ کہ دشمن کو آخر پیچھے ہٹنا پڑا۔ اب تک ہم ۴۵ ہزار جرمن قید کر چکے ہیں۔ ہم نے دشمن کی بُری گت بنائی ہے۔ ہم نے اپنے دریائی مورچے کو اور مضبوط کر لیا ہے۔ نارمنڈی کے ہر ایک بہادر سپاہی سے میں نے یہی کہنا ہے کہ شاباش تم نے خوب کام کیا۔

لنڈن ۱۱ جولائی۔ روسی فوج لیٹویا کی سرحد سے ۳۰ میل آگے نکل گئی ہے۔ اور اس ریلوے لائن کو کاٹ دیا ہے۔ جو برنسک کو لیتھونیا کے دارالسلطنت سے ملاتی ہے۔ ولنا کی